مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

سپاہی

جنگ میں اپنی یونیفارم
سے پہچانا جاتا ہے، مگر اپنی
فوج کا کوئی سپاہی دشمن
کی وردی پہن لے، تو اسے گولی
ماردی جاتی ہے۔

جامعہ اشرفیہ کے جلسہ سے مولانا
محمد طیب
کا خطاب

واللہ غالب علیٰ امرہ

جلد نمبر ۴
۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء
شمارہ نمبر ۴۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمٰن بن مہدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان و رمضان ۔ قال ابوعیسٰی ھٰذا اسناد صحیح و ھٰکذا قال عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ وروی ھذا الحدیث غیر واحد عن ابی سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحتمل ان یکون ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن قد روی ھذا الحدیث عن عائشۃ وام سلمۃ جمیعا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان و شعبان کے سوا دوؔ ماہ کامل روزے رکھتے نہیں دیکھا ۔

فائدہ یہ حدیث بظاہر گزشتہ تمام احادیث کے خلاف ہے ۔ کیونکہ اب تک سب روایتیں اس پر متفق تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ کے مسلسل روزے نہیں رکھتے تھے ۔ لیکن اس حدیث میں اس کے ساتھ شعبان کو بھی ملا دیا ۔ ان دونوں کی تطبیق علماء نے مختلف طریقے سے فرمائی ہے ۔ اول یہ کہ اس حدیث میں تمام شعبان کو مبالغہ کے طور پر کہا گیا ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت شریفہ اکثر حصہ شعبان کے روزے رکھنے کی تھی ۔ چنانچہ آئندہ حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خود اس کی تصریح موجود ہے ۔ دوسرے یہ کہ ممکن ہے کسی وقت میں اتفاقاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام ماہ شعبان کے روزے رکھے ہوں ۔ جس کی حضرت ام سلمہؓ کو اطلاع ہوئی اوروں کو نہیں ہوئی ۔ تیسرے یہ کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ حضرات کی روایت میں عادت کی نفی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ رمضان کے علاوہ اور کسی ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی نہیں تھی ۔ اتفاقاً کسی ماہ کے پورے روزے رکھ لینا اس کے منافی نہیں ہے ۔ اس لیے اگر کسی سال کسی عارض کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعبان کے بھی پورے روزے رکھ لیے ہوں ۔ تو چونکہ وہ معمول نہ تھا ۔ اس لیے حضرت عائشہؓ وغیرہ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا اور چونکہ پورے مہینے کے رکھے تھے ۔ اس لیے حضرت ام سلمہؓ نے ان کو ذکر کر دیا ۔ اس لیے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ چوتھے یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابتداء میں شعبان کے تمام روزے رکھتے ہوں بعد اخیر میں ضعف کی وجہ سے کم کر دیئے ہوں ۔ اس لیے جس نے آخری فعل ذکر کیا اس وجہ سے کہ وہ آخری فعل تھا اس نے کثر ذکر کر دیا اور جس نے یہ خیال کیا یہ عارض کی وجہ سے تھا ۔ اصل معمول تمام مہینہ کا تھا اس نے تمام مہینہ ذکر کر دیا بعض نے اس کا عکس بتایا ہے جیسا کہ روایت کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اکثر مہینے کے روزے رکھتے تھے بعد میں تمام مہینے کے رکھنے لگے ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۴۲

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ﷺ	حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ	۲
۲۔ گلدستہ	حضرت سید حسین صاحب مدظلہ	۳
۳۔ ابتدائیہ	عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب	۵
۴۔ نزول مسیح علیہ السلام	مولانا تاج محمد۔ فقیروالی	۷
۵۔ اقلیت کی ذمہ داریاں	جناب شفیق مرزا صاحب	۱۰
۶۔ مقبوضہ کشمیر میں مجلس کا قیام	جناب غلام رسول صاحب	۱۳
۷۔ مانسہرہ عظمتوں کا سہرہ	جناب نور احمد ناسی	۱۶
۸۔ نیکی کی توفیق انعام الٰہی ہے۔	ابو جویریہ	۱۷
۹۔ حضرت مولانا شاہ سلیمان لاجپوری رحمہ اللہ	مولانا منظور احمد الحسینی	۱۸
۱۰۔ کاروان ختم نبوت		۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۸/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

انقلاب امت

فرمایا کہ پہلے سابقین میں صبح سے بیدار ہوتے ہی یہ فکر سوار ہوتی تھی کہ کل ہمارے کام میں خدا کو خوش رکھنے میں کوتاہی رہ گئی ہے آج ان کو بہرصورت خوش کرنا ہے، اب لحہ بھر بھی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے کے خلاف نہ کریں گے، اور شام تک اسی فکر میں گزارتے تھے۔ کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے خوش ہوتے کہ نہیں، سوتے تو اسی فکر کو لے کر سوتے تھے حتیٰ کہ نیند ٹوٹنے پر بھی یہی خیال دماغ پر مسلط رہتا تھا کہ اتنی زندگی گذر گئی اور ہم خالق و مالک کو خوش نہیں کر پائے اور پہر رات ہوتے ہی اللہ کے حضور میں پھر حاضر ہو جاتے تھے اور فجر کی نماز سے پہلے ہی خالق و مالک سے معافی تلافی کرایا کرتے تھے۔ ان کے مکان ہوتے تھے خانقاہ ہوتی تھی جس کو وہ نالہ و ذکر سے پُر رکھتے تھے۔ کہ ان کے گھروں کے در و دیوار سے اللہ تعالیٰ کا ذکر پیدا ہوتا ہے۔

غرضیکہ تادم اخیر حق تعالیٰ کے خوش کرنے کی فکر ان کو چین نہیں لینے دیتی تھی۔

اور اب فکر ہے تو غم دنیا کی اور غم ہے تو غم دنیا ہے۔ نہ فکر آخرت ہے نہ اس کا غم ہے کہ کل مرنے کے بعد کیا ہوگا، حالانکہ مرنا یقینی ہے۔ البتہ بستروں سے اُٹھتے بیٹھے کی فکر ضرور سوار ہو جاتی ہے۔ نہ اہل و عیال کی تربیت و تعلیم کی فکر ہے نہ گھروں سے ذکر و تلاوت کی آواز کہیں اُٹھتی ہے۔ کتنے ہیں کہ آٹھ بجے صبح تک بستروں ہی پر پڑے رہتے ہیں مسجدوں کی حاضری کہاں؟ اور صلوٰۃ باجماعت کہاں؟ اب یہ معمول ہے وہی چائے اور روٹی بہت کیا تو بستروں سے اٹھ کر منہ کھرچ اور جو چند منٹ گھر میں رہنے کے ہیں ان میں اخبار بینی کرلی۔ بچے علم معاش حاصل کرنے مدرسوں میں چلے گئے، نہ اپنی معاشرت کی فکر نہ ان کی، ان کا اندر و باہر سب خراب ہو رہا ہے۔ گھروں میں جائیے تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ یہ مسلمان کا گھر ہے کہ غیر مسلم کا

بقیہ: شاہ سلیمان پھلواروی ؒ

ہیں تم سب کو خداوند کریم کے حفظ و امان میں سپرد کرتا ہوں کہ وہی سب سے بہتر حافظ و نگہبان ہے فقط والسلام

چونکہ وفات کے بعد قرآن مجید صلوٰۃ و تسبیح و تہلیل کا ثواب اپنے احباب و اقارب کو پہنچتا ہے لہذا اپنے والدین کو اس سے ایصال ثواب کرنا ان کے لیے باقیات الصالحات ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

(معارف الصوفیہ)

نماز کا اہتمام
نجات کا سبب ہے

ابتدائیہ

قادیانی "اسلام آباد"

ایک اخباری اطلاع کے مطابق قادیانیوں کا سالانہ جلسہ لندن کے قریب ٹلفورڈ میں ہو رہا ہے قادیانیوں نے ٹلفورڈ کے علاقہ میں ایک اسکول اور اس سے ملحق ۲۵ ایکڑ اراضی خریدی ہے اور اسے اسلام آباد کا نام دیا گیا ہے قادیانی سربراہ مرزا طاہر گذشتہ ۸، ۹ ماہ سے پاکستان سے فرار ہو کر اپنے آقا کے دیش میں مقیم ہیں۔

پاکستان کے شہر ربوہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا کام کرنے کا جو موقعہ قادیانیوں کو میسر تھا ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مسلمانانِ پاکستان، علماء حق اور مجلس کی عظیم الشان قربانیوں کے نتیجے میں صدارتی آرڈی ننس کے اجراء کے بعد قادیانی جماعت اس سے محروم ہوگئی جس کی وجہ سے مرزا طاہر کے لئے پاکستان سے فرار کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہ رہا۔

جیسا کہ پوری دنیا جانتی ہے کہ قادیانی جماعت سامراج کے اشارے پر کام کرتی ہے اس لئے انہیں مسلمانانِ عالم کے خلاف کام کرنے کے لیے ربوہ جیسا محفوظ مقام درکار تھا جس میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف اپنی ریشہ دوانیوں کو جاری رکھ سکیں۔ برطانیہ چونکہ قادیانیوں کے لیے "آغوشِ مادر" کی حیثیت رکھتا ہے اس قادیانی جماعت نے سامراج کے تعاون سے لندن کے قریب ۲۵ ایکڑ اراضی خرید کر اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا ہے۔

قادیانیوں کا یہ مخصوص داؤ ہے کہ وہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اسی حربہ کے طور پر اس ہیڈ کوارٹر کا نام انہوں نے "اسلام آباد" رکھا ہے۔ اس سے قبل ۱۹۷۹ میں قادیانیوں کے سابق سربراہ آنجہانی مرزا ناصر احمد نے اسلام آباد میں اپنی رہائش گاہ پر "قصرِ خلافت" کا بورڈ لگا کر مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا تھا چنانچہ مسلمانانِ پاکستان اور علماء کرام نے اس شرارت کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے شدید احتجاج کیا تھا۔

قادیانیوں کے دماغ میں دراصل حکومت کا بھوت سوار ہے۔ وہ اسرائیل کی طرح دنیا کے کسی حصے میں اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ پہلے ربوہ میں اپنی ایک متوازی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی ناکامی اور پاکستان میں اپنے تاریک مستقبل سے خائف ہو کر لندن کے قریب ڈیرہ جمانے ہی میں عافیت سمجھی اور اس کا نام "اسلام آباد" رکھ کر یہ تصور دیا کہ ہم اسلام آباد کے حکمران ہیں۔

قادیانیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے دل، آج سے نہیں، گذشتہ سو سال سے چھلنی ہو رہے ہیں، کوئی موقعہ

دل آزادی کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جس طرح انہوں نے اسلام آباد کے مقابلہ میں ایک نیا "اسلام آباد" اور قصرِ خلافت کا "کھڑاگ" رچایا ٹھیک اسی طرح اسلام کے مقابلہ میں ایک "نیا اسلام" پیش کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام قادیانی کو "رسول اللہ" بتایا گیا ۔ مرزا کی بیوی کو "ام المومنین" اور مرزائے قادیان کے مریدوں کو "صحابہ" کہا گیا ۔ استغفر اللہ العیاذ باللہ ۔صرف یہی نہیں ۔گنبد خضرا کے مقابلہ میں گنبد بیضا ۔ روضہ اطہر کے مقابلہ میں روضہ مطہر۔ رسول مدنی کے مقابلے میں رسولِ قدنی ، مسجد اقصیٰ کے مقابلہ قادیان میں نئی مسجد اقصیٰ کی بنیاد ڈالی گئی ، حرم کے مقابلہ میں نیا حرم ایجاد کیا گیا ، قادیانی جماعت کے سربراہوں کو امیر المؤمنین کا نام دیا گیا ۔ کیا یہ اشتعال انگیزی کی انتہا نہیں ؟۔

قادیانیوں کا اپنے لندنی ہیڈ کوارٹر کا نام "اسلام آباد" رکھنا جہاں اسلامی اصطلاحات کا استعمال ہے (جو صدارتی آرڈی ننس کے تحت جرم ہے) وہاں پاکستان کے وفاقی دارالحکومت کے متوازی ایک نیا "اسلام آباد" قائم کرنا خود پاکستان کی توہین ہے۔ ہمیں شبہ ہے کہ قادیانی اپنے ہیڈ کوارٹر کا نام "اسلام آباد" رکھ کر حکومت پاکستان اور مملکت پاکستان کو بدنام کرنے کا ایک منصوبہ رکھتے ہیں حکومت کو چاہیئے کہ وہ حکومت برطانیہ سے سفارتی سطح پر قادیانیوں کی اس جسارت پر احتجاج کرے اور قادیانیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر کا نام تبدیل کرنے پر مجبور کرے ۔

امیر مرکزیہ کی نظر بندی

بیورو کریسی کا وہ طبقہ جن کو نہ حکومت سے دلچسپی ہے اور نہ اسلام سے لگاؤ ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کرتا رہتا ہے جس سے مسلمانوں کے اندر بے چینی پیدا ہو ۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلام آباد ختم نبوت کانفرنس کی اجازت نہ دے کر حکومت   نے کوئی اچھا اقدام نہیں کیا۔ اس پر مستزاد کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو ان کے گھر پر نظر بند کر دیا ۔

یہ بات تو سب کو معلوم ہے بلکہ مجلس کے دستور میں بھی ہے کہ یہ ایک غیر سیاسی جماعت ہے ۔ پھر ایک غیر سیاسی جماعت کے ساتھ حکومت کا یوں الجھنا ہرگز دانشمندی نہیں ۔

اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا مقصد صرف یہ تھا کہ پارلیمنٹ کے اراکین پر بھی قادیانیوں کی شرانگیزی واضح کر دی جائے ۔ بہرحال پابندی کے باوجود کانفرنس ہوئی ۔ ہزاروں لوگوں نے اس میں شرکت کی ۔

اس موقعہ پر ہم یہ بھی حکومت کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ہی نہیں بلکہ ملک و بیرون ملک میں ان کے لاکھوں عقیدت مند ہیں۔ ان کو یوں پابند   کرنا حکومت کے لیے ہرگز زیب نہیں دیتا ۔ حکومت کی یہ حرکت قابل مذمت ہے ہم اس واقعہ پر شدید احتجاج کرتے ہیں

عبدالرحمان باوا

نزولِ مسیح علیہ السلام

تصریحات مفسرین و فقہائے امت کی روشنی میں

تحریر: حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

علامہ ابن حزم ۳۸۴ھ / ۹۹۴ء - ۴۵۶ھ / ۱۰۶۴ء

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا قادح نہیں ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے ہی دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری شخص ہوں گے جو نبی بنا دیئے گئے۔" (المحلیٰ جلد ۵ صفحہ ۲۶۷)

امام رازی ۵۴۳ھ / ۱۱۴۹ء - ۶۰۶ھ / ۱۲۰۹ء

"بعض متکلمین کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے دنیا کی طرف نازل ہونے سے تو ہمیں انکار نہیں ہے مگر ہمارے نزدیک وہ یا تو اس وقت اتریں گے جب کہ انسان کی ذمہ داری ختم ہو چکی ہو گی۔ (یعنی توبہ و ایمان کے مطالبہ کا سوال ہی ختم ہو چکا ہو) یا اس طرح آئیں گے کہ پہچانے نہ جائیں گے کیونکہ اگر وہ ایسی حالت میں نازل ہوں جب کہ انسان ابھی مکلف ہو۔ اور اس طرح نازل ہوں کہ ان کا عیسیٰ ہونا پہچان لیا جائے تو دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت لامحالہ ہو گی۔ یا تو وہ نبی ہوں گے۔ حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں یا وہ غیر نبی ہوں گے حالانکہ انبیاء کے معاملہ میں ایسا ہونا جائز نہیں۔ اگر ایک شخص نبی ہونے کے بعد نبی نہ رہے) لیکن یہ اشکال میرے نزدیک کمزور ہے کیونکہ انبیاء کا زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک ہے۔ جب آپ مبعوث ہو گئے تو زمانہ انبیاء ختم ہو گیا۔ اور جب حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے تو یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے "تابع ہوں گے۔" (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

امام نووی ۶۳۱ھ / ۱۲۳۳ء - ۶۷۶ھ / ۱۲۷۷ء

"یعنی عیسیٰ بن مریم حکم بن کر نازل ہوں گے۔ یعنی اس شریعت کے مطابق حکم کرنے والے۔ وہ کسی مستقل رسالت اور کسی ایسی شریعت کے ساتھ نازل نہ ہوں گے جو موجودہ شریعت کو منسوخ کرنے والی ہو۔ بلکہ وہ اس امت کے حاکموں میں سے ایک حاکم ہوں گے (شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۸۹) ــ شرح مسلم جلد ۱۸ صفحہ پر لکھا ہے کہ بعض معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے ہم خیال لوگوں نے اس کا (یعنی نزول عیسیٰ کا

انکار کیا ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیثیں ناقابل قبول ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا نبی بعدی اور مسلمانوں کے اس اجماع کے خلاف پڑتی ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ اور آپ کی شریعت قیامت تک رہنے والی ہے ۔ منسوخ ہونے والی نہیں ۔ مگر یہ استدلال غلط ہے ۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے نزول سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ نبی کی حیثیت سے ایک ایسی شریعت لے کر نازل ہوں گے جو ہماری شریعت کو منسوخ کر دے یہ بات نہ اس باب کی احادیث میں کہیں ہے اور نہ دوسری احادیث میں ۔ اور کتاب الایمان وغیرہ میں گزری ہوئی دوسری احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری شریعت کے مطابق حکم کرنے والے حاکم منصف بن کر اتریں گے اور ہماری شریعت کے ایسے امور کو زندہ تازہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہوگا ۔"

• علاؤ الدینؒ بغدادی صاحب تفسیر خازن" ۷۲۵ھ

"اگر کہو کہ آپ کے بعد آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت ہے اور وہ نبی ہیں تو میں کہوں گا کہ عیسیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ آخر زمانے میں نازل ہوں گے تو اس حیثیت سے نازل ہوں گے کہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل ہوں گے ۔ اور آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے اور آپ کی امت کے افراد میں سے ایک فرد ہوں گے ۔"
(تفسیر خازن ص ۱/۴۷)

علامہ تفتازانیؒ ۷۲۲ھ / ۱۳۲۲ء — ۷۹۲ھ / ۱۳۹۰ء

"پھر اگر کہا جائے کہ حدیث میں آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر آیا ہے ۔ تو میں کہوں گا کہ "ہاں" مگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے ۔ کیونکہ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی ہے ۔ اس لیے ان کی طرف نہ وحی ہوگی اور نہ وہ احکام مقرر کریں گے بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے ۔" (شرح عقائد نسفی ص۱)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ۱۴۴۹ء

"حدیث کے الفاظ یَنْزِلُ فِیْکُمْ حَکَمًا کا مطلب یہ ہے کہ وہ حاکم بن کر اتریں گے ۔ یعنی اس شریعت (شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق ۔ یہ شریعت باقی رہنے والی ہے منسوخ ہونے والی نہیں ۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے حاکموں میں سے ایک حاکم ہوں گے ۔" (فتح الباری جلد ۶ ص۲۱۵)

دوسری جگہ اسی کتاب میں لکھتے ہیں : مسند احمد میں دجال کے قصہ کے سلسلے میں یہ حدیث آئی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ آگے بڑھئے اے روح اللہ تو وہ کہیں گے کہ نہیں ۔ تمہارا امام ہی آگے بڑھے اور نماز پڑھائے ۔ متواتر روایات اس بارے میں آئی ہیں کہ عیسیٰ مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ ابن جوزیؒ لکھتے ہیں کہ اگر عیسیٰ امام کی حیثیت سے آگے بڑھ جائیں تو آدمی کے دل میں یہ الجھن پیدا ہو سکتی ہے ۔ کہ یہ نائب کی حیثیت سے آگے بڑھتے ہیں یا کہ نئی شریعت لانے والے کی حیثیت سے ۔ اس لیے وہ مقتدی کی حیثیت سے نماز پڑھیں گے ۔ تاکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لا نبی بعدی کسی شبہ کے غبار سے آلود نہ ہونے پائے ۔"

علامہ بدرالدین عینیؒ

۸۵۵ھ
۱۴۵۱ء

"ابو نعیم کی کتاب الفتن میں جو حدیث آئی ہے اس میں ہے کہ ابن مریمؑ جب اتریں گے تو مسلمانوں کا خلیفہ اس وقت ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا۔ خلیفہ پیچھے ہٹنے لگے گا مگر ابن مریم اس سے کہیں گے کہ نہیں تم ہی پڑھاؤ۔ اللہ تم سے راضی ہے۔ میں وزیر بنا کر بھیجا گیا ہوں نہ کہ امیر۔ ابن مریم کوئی نئی شریعت لے کر نہیں اتریں گے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اتریں گے۔ اور آپ کے پیروکی حیثیت سے ہوں گے۔"

(عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۳۹)

علامہ قسطلانیؒ

۸۵۱ھ / ۱۴۴۸ء - ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء

"خاتم النبیین یعنی آخری نبی جس نے سلسلہ انبیاء پر مہر لگا دی۔ یا جس سے اس سلسلہ پر مہر لگائی گئی۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا قادح نہیں ہے کیونکہ جب وہ اتریں گے تو آپ ہی کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ بریں خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ وہ آخری شخص ہیں جنہیں نبی بنایا گیا۔" (ارشاد الساری جلد ۶ ص۱۸)

ابن حجر ہیثمیؒ

۹۰۹ھ / ۱۵۰۴ء - ۹۷۴ھ / ۱۵۶۵ء

"جس بات کو علماء نے بصراحت بیان کیا ہے بلکہ جس پر تمام علماء کا اجماع ہے وہ یہ ہے کہ عیسیٰ ابن مریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور آپ ہی کی ملت پر ہوں گے ..... اور ابن عساکر کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ البتہ میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی رسول اور نبی نہیں ہے اور ابن مریم جب آئیں گے تو میرے بعد میری امت میں خلیفہ ہوں گے اور سبکی نے تصریح کی ہے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ یعنی قرآن وسنت کے مطابق۔"

(فتاوی حدیثیہ ص۱۲۸)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

۹۵۸ھ / ۱۵۵۱ء - ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء

"تحقیق احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔" (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص۲۷۳)

علامہ زرقانیؒ

۱۱۲۲ھ

"اور عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ ہی کی شرع کے مطابق حکم کریں گے۔ اور اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ آپ کی شریعت کو منسوخ نہ کرے۔ بلکہ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی شریعت تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔ اسی لیے جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اسی کے مطابق حکم کریں گے۔" (شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص۱۱۶)

علامہ شوکانیؒ

۱۲۵۵ھ

"احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نازل ہوں گے .... اور لوگوں کے درمیان شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے۔" (فتح القدیر ص)

باقی ص ۱۳

جناب شفیق مرزا صاحب

رامے صاحب کے خلوت خانۂ خیال کی نذر

اکثریت کے فرائض بجا مگر

اقلیت کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں

آپ کے موقر جریدہ کی ۱۲ فروری کی اشاعت میں جناب حنیف رامے نے جس انداز میں قادیانی امت کی اشتعال انگیزی اور آئینی ترامیم کی خلاف ورزی سے صرف نظر کرکے صرف اس گروہ کے سیاسی و مذہبی حقوق کے "سلب" ہونے پر اظہار تأسف کیا ہے ممکن ہے بعض حلقے اسے رامے صاحب کی قادیانیت نوازی قرار دیں پرانے گلے شکوے دُور کرنے کا ایک حربہ سمجھیں یا آنے والے انتخابات اور متوقع تبدیلیوں کے پیش نظر ایک منظم، دولت مند، عیار اور بیرونی روابط رکھنے والے ٹولے کو مائل بہ کرم کرنے کا ایک حیلہ گردانیں مگر بندہ انہیں کوئی بھی الزام دینے کے لئے تیار نہیں پاکستان میں ہر شخص ہر فرقے اور ہر اقلیت کو مذہبی آزادی حاصل ہونی چاہیئے لیکن حکومت اور اکثریت کے ان فرائض کے ساتھ ساتھ اقلیت کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں کہ وہ محب وطن ہو۔ اس نے اپنی علیحدہ ریاست اندر ریاست نہ بنائی ہوئی ہو اور وہ کسی استحصالی مافیا کا کردار نہ ادا کر رہی ہو۔ قادیانی جب اپنے دکھانے کے دانت لگا کر شیروانیوں پر چٹی داڑھیاں سجائے دھیمی آواز میں گفتگو کرتے ہوئے موقع محل کی مناسبت سے علماء کے خلاف زہر چکانی کرتے ہیں تو واقعی گربۂ مسکین نظر آتے ہیں۔ لیکن ربوہ کی سرزمین بے آئین میں وہ کچھ کرتے ہیں اس سے ہٹلر اور مسولینی کی روحیں بھی کپکپا کر رہ جاتی ہیں۔ پاکستان سے انہیں اتنی محبت ہے کہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو سقوط ڈھاکہ ہوا اور ۱۷ دسمبر کو انہوں نے وہاں تمام دفاتر پر قادیان اور بھارت سے وابستگی کے بینر آویزاں کر دیئے۔ معاشی سطح پر انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ شیخ مجیب الرحمٰن نے پلٹن میدان میں جن لوگوں کو پھانسی پر لٹکانے کا اعلان کیا تھا ان میں ایم ایم احمد کا نام بھی شامل تھا اور چودھری ظفراللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ کے دَور میں پاکستان کو کابینہ کی منظوری کے بغیر جس طرح امریکی معاہدات کے جال میں پھنسا کر خود نئی ملازمت حاصل کرکے استعفےٰ بھیج دیا اس کی تفصیلات رامے صاحب ایسے دانشور سے یقیناً پوشیدہ نہ ہوں گی۔ مگر ایک عام قاری جی ڈبلیو چودھری کی کتاب "متحدہ پاکستان کے آخری ایام" سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ضرور کچھ نہ کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

بینکوں، انشورنش کمپنیوں، ریکروٹنگ ایجنسیوں، اعلےٰ سرکاری ملازمتوں اور فارن سروسز میں قادیانیوں کا تناسب کیا ہے اور ان کی اصل تعداد کیا ہے شاید اس جانب سوچنے کا تکلف رامے صاحب نے نہیں کیا قادیانی اُمت کا مذہب پیسہ ہے اور حقیقت الوحی کے ۸۰ فیصد الہامات دس روپے کی آمد کے بارے میں ہیں وہ بڑے راسخ العقیدہ ہونے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود مرزا غلام احمد کی تکفیر و تکذیب والے حکومتی فارم پر دستخط کرکے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے خلیجی ممالک پہنچے ہوئے ہیں اور اسی طرح پاکستان میں ایک پُرامن جماعت

پر تشدد کا ناٹک رچا کر مغربی ممالک سے بھی سیاسی پناہ طلب کر رہے ہیں تاکہ گلشن کا کاروبار چلتا رہے۔ اور قادیانی قیادت بھی اپنی تنظیمی قوتوں کے ذریعے اس میں ان کی بھرپور امداد کرتی ہے کیونکہ ایک آنہ فی روپیہ کے لازمی چندہ کے علاوہ دیگر چندے بھی تو آخر اسے ہی ملتے ہیں اس لئے یہ آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والا معاملہ ہے قادیانیوں نے کراؤن لینڈ ایکٹ کے تحت علامتی قیمت پر ملنے والی ربوہ کی ۱۰۳۴ کنال زمین کو بغیر رجسٹریشن و انتقال کرائے محض دفتر آبادی کی چٹ کے سہارے ہزاروں روپیہ مرلہ کے حساب سے کتنی بار مریدوں کو فروخت کیا ہے اور ان کی ارادت کا ناجائز فائدہ اٹھانے کے علاوہ حکومت پاکستان کے کروڑوں روپے کے ٹیکس کس طرح ہضم کئے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ رجسٹرڈ قادیان کی پاکستان کے حصہ میں آنے والی زمینیں کس طرح صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام دھاندلی سے منتقل کروائی ہیں اور کیسے کروڑوں روپے کے جعلی کلیم منظور کروائے جب کہ پاکستان کے لئے قربانیاں دینے والے مہاجرین میں سے بے شمار لوگ ابھی تک آسمان کو اپنی چھت بنائے ہوئے ہیں غالباً اس خوفناک استحصال کی طرف توجہ دینے کی فرصت نہ کسی حکومت کو ہے اور نہ کسی دانشور کو۔

قادیانیوں کی ہمیشہ سے یہ تکنیک رہی ہے کہ جب بھی امت مسلمہ اس اقلیت کے معاشی وسیاسی استحصال پر مضطرب ہو کر کسی حیلے سے حکومت کی توجہ ان کی ریشہ دوانیوں کی طرف مبذول کرواتی ہے تو قادیانی نہایت شاطرانہ انداز میں اخبارات و جرائد اور سلسلہ مکاتیب کے ذریعے یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ ان کے مذہبی حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔ اور حیرت انگیز امر یہ ہے کہ رامے صاحب ایسے دانشور بھی اس دام ہمرنگ زمین میں پھنس جاتے ہیں۔ انہیں مسلمانوں سے لاگ بھی ہے اور لگاؤ بھی وہ انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھ کر ان سے مصاہرت و مناکحت کے رشتے تک استوار کرنے کے لئے تیار نہیں ان کے بچے کو سانپ کا بچہ کہہ کر اس کا بھی جنازہ پڑھنے کے لئے راضی نہیں مگر وہ مسلمانوں سے چمٹے ضرور رہنا چاہتے ہیں تاکہ اس معاشی نبوت کے اصل مذہب "پیسہ" کی طرف کسی کی توجہ نہ جائے وہ مردم شماری، رائے دہندگان کی فہرستوں، پاسپورٹوں اور شناختی کارڈوں میں اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اس سے ان کے معاشی مفادات ہی پر زد نہیں پڑتی "عالمگیر جماعت" کے پراپیگنڈے کی قلعی بھی کھل جاتی ہے۔

رامے صاحب کو خوب یاد ہوگا کہ محض جماعت اسلامی اور دیگر دینی جماعتوں کی مخالفت میں قادیانیوں نے بھٹو صاحب کو لانے کے لئے کتنے لاکھ روپیہ خرچ کیا اور جب وہ امت مسلمہ کے پرزور احتجاج پر بادل نخواستہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آمادہ ہوئے تو کس طرح ان کے خلاف پیش گوئیوں اور سازشوں کی پٹاریاں کھل گئیں اب اگر کسی سربراہ مملکت نے اس سلسلہ میں چند مزید اقدامات کا آغاز ہی کیا ہے تو وہ دوبارہ موقع کی تاک میں ہیں کہ کون سا دوسرا کرتب ایسا دکھائیں کہ ۹۰ سال سے تنسیخ جہاد کی شراب میں مخمور غلام جماعت بھی ہاتھ سے نہ نکلے اور ان کے معاشی وسیاسی استحصال کی جانب بھی کسی کی نظر نہ جائے اور مذہبی حقوق اور آزادی مذہب کے نعروں تک ہی بات محدود رہے تاکہ رامے صاحب ایسے سیکولر ذہن رکھنے والے دانشوروں کی ہمدردیاں حاصل ہوتی رہیں رامے صاحب نے قیام پاکستان کے ضمن میں قادیانی مساعی کا مصرع طرح بھی خوب اٹھایا ہے غالباً ان کی نظر سے قادیانی امت کے دوسرے گدی نشین مرزا محمود احمد کی وہ تقاریر نہیں گذریں جن میں انہوں نے اکھنڈ بھارت کی وکالت ہی نہیں کی بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ اگر ہندوستان تقسیم ہو بھی گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک "رویا" کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا محمود کہتے ہیں:

"چنانچہ اس رویا میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو اس لئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں گی مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر

رپورٹ: مولانا غلام رسول قری، سری نگر

مقبوضہ کشمیر میں

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

جمعیت علمائے اسلام جموں و کشمیر کے صوبائی اوّل نائب صدر مولانا میرواعظ محمد شفیع الدین جو پورے علاقہ پرنگ کے میر واعظ اور مبلغ ہیں، کی دعوت پر مرکزی اور صوبائی جمعیت علمائے اسلام کے راہنماؤں کا قافلہ مولانا سید محمد امین صاحب بدخشی مدظلہ العالی کی قیادت میں مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، صبح سات بجے سری نگر سے کوکرناگ کے لیے روانہ ہوا۔ جہاں مرکزی جمعیت کے صدر حضرت علامہ مولانا پروفیسر مفتی عبدالغنی صاحب دامت معالیہ پہلے ہی پہونچے ہوئے تھے ساڑھے گیارہ بجے کوکرناگ پہونچا جہاں میرواعظ مولانا محمد شفیع الدین اور کوکرناگ کے عوام نے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا اور مہمانوازی کا حق ادا کیا۔

جامع مسجد کوکرناگ میں پہلے ہی عوام مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی۔ علمائے کرام کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی پورے علاقے کے عوام کا سیلاب امڈ آیا۔ مستورات کے لیے صحن میں الگ انتظام تھا۔

ساڑھے بارہ بجے جامع مسجد میں حضرت علامہ مولانا پروفیسر مفتی عبدالغنی صاحب ازہری (صدر جمعیت) کی صدارت میں سیرتی اجلاس کا آغاز مولانا حافظ عبدالرشید صاحب ساکن شالہ دارسر کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جمعیت کے صوبائی سیکرٹری مولانا شوکت حسین صاحب کینگ نے نہایت ہی رقت انگیز لہجے میں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ تنظیم کے جنرل سیکرٹری جناب محمد امین واہدی نے مولانا محمد شفیع الدین صاحب اور کوکرناگ کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کے دینی جذبات کو سراہا۔ آپ نے جمعیت علمائے اسلام کی تحریک کا پس منظر پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس تحریک کا منبع اور سرچشمہ قرآن اور حضرت خاتم الانبیاء ؐ کی سیرت مقدسہ ہے جسے خلفائے راشدین، صحابہ اور تابعین نے اپنی زندگی کا محور بنایا اور علمائے ربانیین، صوفیائے کرام اور اولیائے عظام نے اس کی آبیاری کی۔ آپ کے بعد مولانا سید محمد امین صاحب بدخشی (نائب صدر جمعیت) نے اتباع رسول ؐ کے موضوع پر عالمانہ تقریر فرمائی اور سیرت پاک کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مولانا سید غلام رسول قری (سیکرٹری نشر و اشاعت) نے سیرت مقدسہ پر تقریر فرمائی اور کہا کہ موجودہ مسائل و مشکلات پر قابو پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم آنحضور ؐ کی سیرت پاک کو مشعل راہ بنائیں۔ مولانا محمد شفیع الدین نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں جمعیت علمائے اسلام کے مشن اور حضرات اولیاء کرام ؒ کے مشن کو ایک ہی سرچشمہ کا آب حیات قرار دیا۔ آپ نے مرکزی جمعیت کے راہنماؤں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ آپ کے بعد جنرل سیکرٹری واہدی صاحب نے کہا کہ جمعیت نے چند اہم اور دور رس نتائج کی حامل تجاویز کا مسودہ ترتیب دیا ہے جو جمعیت کے اراکین اس اجلاس میں پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ختم نبوت کے تحفظ سے متعلق جمعیت کی تاریخی اہمیت کی تحریک جمعیت کے جوائنٹ صوبائی سیکرٹری جناب حاجی اسلام الدین صاحب نے عوامی تائید کے لیے پیش کی۔ تحریک کا متن یہ ہے:

"قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہدایت ہے جو

مرزا رفیع کا ساتھ دے رہا تھا مگر مرزا ناصر کے برسراقتدار آتے ہی مرزا طاہر احمد مرزا رفیع احمد کے خلاف ہو گئے حتیٰ کہ طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جو مرزا رفیع کا تجویز کردہ نام تھا اس مخالفت میں اسے بھی تبدیل کرنے یا رکھنے کے لئے مرزا ناصر سے استصواب کر لیا۔ مرزا غلام احمد کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد عرف منجھلے میاں نے یہی کلمہ برقرار رکھنے کی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

"مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو اس کی ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفضل ۔ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۱۵ء)

مرزا غلام احمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدمقابل کھڑا کرکے قادیانیوں کے دل میں بڑے ارمان مچل رہے تھے مگر "افسوس" کہ وہ پورے نہ ہو سکے انہوں نے مرزا غلام احمد کو صاحب کتاب نبی بنانے کے لئے اس کے اضغاث و احلام کو مجموعہ الہامات قرار دے کر اس کا نام "تذکرہ" رکھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے طرز پر مرزا غلام احمد کے "ملفوظات" اکٹھے کرکے "سیرت المہدی" کے نام سے شائع کئے جس میں ہر بات بیان کی مجھ سے فلاں بن فلاں نے یعنی حدثنی فلاں بن فلاں سے شروع ہوتی ہے۔ اور مرزا غلام احمد کے سالے میر محمد اسماعیل نے رسالہ "درود شریف" میں یہ درود درج کیا:

اللھم صلی علی محمد واحمد وعلی
آل محمد و آل احمد .... الخ
اللھم بارك علی محمد و احمد کما
بارکت علی آل محمد و آل احمد.....الخ

قادیانی جھوٹ بولنے میں بڑے ماہر ہیں قومی اسمبلی کی کاروائی کے دوران جب اس کتاب کی فوٹو سٹیٹ ضیاء الاسلام پریس قادیان کی پرنٹ لائن کے ساتھ مرزا ناصر کے سامنے پیش کی گئی تو وہ چکرا گیا اور علمائے کرام کی ان کے گھر سے معمولی واقفیت کی بناء پر انہیں یہ کہہ کر ٹرخا دیا کہ کسی غیر احمدی نے چھاپ دیا ہوگا۔ حالانکہ یہ تحریر ان کے آنجہانی دادا کے "سالا صاحب" کی ہے اور جن لوگوں کو قادیان ربوہ کے مکروہ ترین اسرار نظام سے واقفیت ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کے پریس میں کسی مسلمان کی کوئی تحریر چھپ جانا ناممکنات میں سے ہے۔ اگر مرزا طاہر احمد اور ان کی امت توبہ کرکے امت مسلمہ کے سیل رواں میں شامل ہونے کا برملا اعلان کرے تو میں یہ اصل کتاب کسی بھی عدالت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ قرآن کریم نے مسجد ضرار کے گرائے جانے کی وجہ تفریقاً بین المومنین کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ قادیانی نہ صرف تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں بلکہ دین اسلام کے بنیادی ارکان میں التباس پیدا کر رہے ہیں اس لئے ان کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرنا ان سے کلمہ کو مٹانا درحقیقت مسجد ضرار کے گرائے جانے کی مانند تفرقہ اور التباس کی سازش کو ختم کرنا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور - ۲ مارچ ۱۹۸۵ء)

بقیہ: نزول مسیح ۴

علامہ آلوسی ۱۲۷۰ھ

"عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو اپنی نبوت پر باقی ہوں گے۔ جو ان کو پہلے مل چکی تھی۔ بہرحال اس سے معزول نہ ہو جائیں گے مگر وہ اپنی پچھلی شریعت کے پیرو نہ ہوں گے کیونکہ وہ ان کے اور دوسرے سب لوگوں کے حق میں منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اب وہ اصول اور فروع میں اسی شریعت کی پیروی پر مکلف ہیں۔ لہٰذا ان پر نہ تو وحی ہوگی اور نہ ان کو احکام مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کی امت میں آپ کی ملت میں سے ایک حاکم ہوں گے۔" (روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲)

ہو کر رہیں۔" (الفضل ۵۔ اپریل ۴۷ء ۱۹) اور اس کے ساتھ ہی مرزا طاہر احمد کی ۱۴۔ دسمبر ۸۴ء کو بیت الکرم ایمسٹرڈیم میں کی جانے والی تقریر کو ملائیں تو ان کی حمایت پاکستان کی ساری قلعی کھل جاتی ہے رائے صاحب چاہیں تو یہ ملک دشمن کیسٹ ان کو سنوانے کا اہتمام ہو سکتا ہے۔

اب ہم رائے صاحب کی سب سے جذباتی دلیل کلمہ طیبہ کے مٹانے کی جانب آتے ہیں۔ رائے صاحب سے زیادہ کون اس حقیقت سے شناسا ہے کہ ہر قوم کے بعض امتیازات ہوتے ہیں جن کی ہر قیمت پر حفاظت کی جاتی ہے کوئی شخص فوج کی وردی جعل سازی سے پہن لے قومی پرچم کا سائز تبدیل کر دے یا کسی رجسٹرڈ تجارتی مارکہ کا دھاندلی سے استعمال کرنا شروع کر دے تو اس کو پس دیوار زنداں بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن نعوذ باللہ رائے صاحب کے نزدیک ارکان اسلام اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم المرسلینی ہی ایسی ہے کہ کوئی شخص محض ان کا لیبل لگا کر ان کی ہیئت اور تشخص کو تو مجروح اور مسخ کرنے کی جسارت کرے مگر اسے کوئی سزا نہ ہو۔ یہ مسلمانوں یا چند ملاؤں کی تنگ نظری نہیں قادیانی قیادت کی بے تدبیری اور کوتاہ نظری ہے کہ وہ اب بھی اپنے آپ کو انگریز بہادر اور سرکار انگلشیہ کے دور میں محسوس کرتی ہے اور جس طرح فرائڈ کہتا ہے کہ سوتے وقت انسان کا پوز اس کے رحم مادر کے اندر کی کیفیت کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح قادیانی بھی اپنی تطہیر ذہنی کے سبب سے ابھی تک اپنے آپ کو رحم فرنگ میں محسوس کر رہے ہیں اگر ان کی قیادت کے زمانے کے جدید تقاضوں سے آشنا ہوتی تو اپنی باقیات سیئات سے علی الاعلان اظہار برأت کر کے اس گندے جوہڑ سے نکل کر امت مسلمہ کے بحر ذخار میں آجاتی جو نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر پھیلا ہوا ہے۔

رائے صاحب اگر قادیانی کتب کا مطالعہ فرما لیتے تو شاید ان پر قادیانی کلمہ کی حقیقت بھی منکشف ہو جاتی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان تنازعات فقہی نوعیت کے اور فروعی ہیں جب کہ قادیانی ایک "نبی" کے انکار کی بناء پر تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور مرزا غلام احمد کو محمد رسول اللہ کی آمد ثانی قرار دیتے ہیں اس لئے جب وہ کلمہ پڑھتے ہیں تو ایک عام آدمی اس سے دھوکہ کھا سکتا ہے مگر ان کی مراد حضرت محمد رسول اللہؐ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہوتی ہے بلکہ یہ ناہنجار لوگ پڑھتے پڑھتے پھر نعوذ باللہ مرزا غلام احمد کی بناچتی نبوت کو حضرت محمد رسول اللہؐ سے افضل قرار دینے لگتے ہیں، نقل کفر کفر نہ باشد۔

قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا غلام احمد کو خود یہ اشعار سنائے اور داد پائی۔

غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(البدر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

اور مرزا محمود احمد جو بزعم خویش شادی خان، عالم کباب اور مصلح موعود سے لے کر نہ جانے کیا کیا تعلیاں بگھارتا رہا اس نے اپنی ناپاک کتاب کلام محمود میں لکھا ہے:

احمد ثانی نے رکھ لی احمد اول کی لاج

مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ رمضان میں ربوہ میں قادیانیوں کی مرکزی عبادت گاہ میں مرزا رفیع احمد نے درس دیتے ہوئے اس شعر کو نہایت لایعنی، بے ہودہ اور گستاخانہ قرار دیا۔ سامنے حاضرین انگشت بدنداں تھے کہ مرزا رفیع احمد کو یہ یاد نہیں آرہا کہ یہ ژاژ خائی ان کے والد نے ہی کی ہے مگر یہ دور مرزا محمود کی عبرت ناک دیوانگی اور فالج زدگی کا تھا جس میں مرزا رفیع کا طوطی بولتا تھا حتیٰ کہ اس زمانہ میں موجودہ گدی نشین مرزا طاہر احمد بھی

آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خاکم امت امت محمدیہ کو عطا کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اسلام کی بنیاد کلمۂ طیبہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انکار یا اس کے بغیر کسی اور معبود کا تصور انسانی فطرت وعقل کے بالکل خلاف ہے۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار اور ان کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا شانِ نبوت کی توہین ہے جو کسی بھی صورت میں قابل برداشت نہیں۔ یہی عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ جس پر صدرِ اوّل سے آج تک امت مسلمہ قائم ہے اور قائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔ غیر منقسم ہندوستان میں قادیان کے ایک شخص نقلی مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور ان کی اجتماعی وحدت میں شگاف ڈالنا شروع کیا۔ مرزا لعٖ کو تاجِ برطانیہ کی سرپرستی حاصل تھی اور اس کا وظیفہ خوار تھا۔ برطانوی سامراج نے ہندوستان کی تحریک آزادی کو دبانے کے لیے مرزا لعٖ کو بھی بطور آلۂ کار استعمال کیا۔ چنانچہ مرزا لعٖ نے آخری دم تک تحریک آزادیٔ ہند کی مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

لہٰذا جمعیت علمائے اسلام جموں وکشمیر اس امر کو اپنا سب سے مقدم اور اہم فریضہ جانتی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے منکرین کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے۔ اور اس عظیم تاریخی اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کی تجویز پیش کرتی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کے اقرار وایمان کی نعمت سے سرشار ہو کر دائرۂ اسلام میں شامل ہیں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے باغیوں کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے طلسم سامری کو پاش پاش کریں۔

یہ تحریک نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں پاس ہوئی اور طے پایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام کے اہتمام اور کنٹرول میں کام کرے گی اور اپنی تمام سرگرمیوں میں جمعیت کے آئین اور اس کی پالیسی کے تابع رہے گی۔ اس مجلس کا انتظام چلانے کے لیے مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی

نگران وسرپرست : مولانا پروفیسر مفتی عبدالغنی ازہری

صدر : مولانا سید محمد امین بدخشی صاحب

سیکریٹری : جناب حاجی سلام الدین صاحب واجدی

اراکین :- ۱۔ جناب محمد امین صاحب (سیکریٹری) مرکزی جنرل سیکریٹری (۲) مولانا مفتی غلام رسول صاحب گرلیس (۳) مولانا مفتی محمد یوسف صاحب مدرسہ اسلامیہ بادھول ۴۔ مولانا میر واعظ محمد شفیع الدین صاحب بیجباڑہ ۵۔ مولانا شاہ ولی صاحب کا نجون ۶۔ صلاح دین صاحب راجواری ۷۔ مولانا حافظ عبدالرحمٰن اور نہبورہ (۸) مولانا غلام حسین صاحب محمد وکیل جموں ۹۔ مولانا محمد یعقوب کا صاحب دودھ پتی مولانا عبدالکریم صاحب ساماز پونچھ (۱۰) مولانا حاجی شمس الدین پونچھ۔

بقیہ : مانسہرہ عظمتوں کا سہرا

فیس کے کیس لڑا۔ چنانچہ سترہ مارچ کو وکلاء کی آخری بحث تھی۔ قادیانیوں کی جانب سے دو وکیل پشاور سے منگوائے گئے۔ اور مجلس کی جانب سے مصطفیٰ خان صاحب، تاج محمد خان صاحب، سید ظہور احمد شاہ صاحب پیش ہوئے اور بالآخر مارچ کی انیس تاریخ کو اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ مندرجہ بالا عدالت نے سنایا۔ جس میں رانا کرامت کو چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی گئی اور فیصلہ کے فوراً بعد مذکورہ قادیانی کو ہتھکڑی لگا کر جیل بھیج دیا گیا۔ فیصلہ سننے کے لیے علماء کرام اور عوام عدالت کے باہر موجود تھے۔ جنہوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ یاد رہے کہ اسی عدالت نے اس سے قبل یوسف نامی ایک قادیانی کو جو دانتہ کا رہنے والا ہے اور دانتہ کے مرزائیوں کا مربی ہے آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ایک سال قید اور پانچصد جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ اس لحاظ سے یہ سہرا مانسہرہ کے سر ہے کہ یہ دونوں تاریخی مقدمات سب سے پہلے یہاں درج ہوئے اور قادیانیوں کو سزا ہوئی۔

مانسہرہ عظمتوں کا سہرہ

تحریر:۔ مولانا منظور احمد آسی مانسہرہ

ایک وقت تھا کہ قادیانیت کے خلاف بولنا، لکھنا، سوچنا تک سنگین جرم تھا۔ اگر کوئی مرزائیت کے خلاف کچھ کہہ دیتا یا لکھ دیتا تو پابند سلاسل و زندان ہو جاتا اور بیسیوں مقدمات اس کے خلاف قائم کر دیئے جاتے اور وطن دشمن، غدار ملت وغیرہ کے القابات سے نوازا جاتا۔ جیسا کہ علماء حق کے ساتھ ہوا اور مشہور صحافی آغا شورش کاشمیری صاحب کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔ اسی طرح کے سینکڑوں واقعات تاریخ کے صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ لیکن شمع رسالت کے پروانوں نے بھی نثار ہونے سے دریغ نہ کیا اور "تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں" کا نعرہ مستانہ لگا کر جان کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔

یہاں مانسہرہ میں بھی بڑے بڑے خوانین اور جاگیردار طبقہ قادیانیوں کے ساتھ تھا۔ لیکن مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت کے خلاف کام کیا اور مرزائیت کے تمام راستوں کو بند کر دیا۔ آج سواتی اور خانخیل برادری یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ اگر ہمیں مولانا ہزاروی رحمۃ اللہ بیدار نہ کرتے تو ہماری برادری کی اکثریت مرزائیت قبول کر چکی ہوتی۔

قادیانیت کے خلاف جتنی تحریکیں چلیں یہاں مانسہرہ کے عوام نے بھرپور حصہ لیا۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں جامع مسجد ناڑی مانسہرہ میں ایک تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی گونج پورے ملک میں سنائی دی۔ ۲۶ اپریل ۸۴ء کی شب کو صدر مملکت نے قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس جاری کیا تو پہلا مقدمہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کے تحت یہاں مانسہرہ میں رانا کرامت اللہ کے خلاف رجسٹرڈ ہوا۔ اس کا واقعہ یوں ہے کہ ایک مسلمان دوکاندار عزیز الرحمن صاحب اپنی دکان پر تشریف فرما تھے کہ مذکورہ قادیانی وہاں کاروباری سلسلہ میں گیا اور وہاں پر بیٹھے ہوئے مسلمان دکانداروں کو سلام دیا۔ تو لالہ عزیز الرحمن نے کہا کہ تم قادیانی غیر مسلم ہو اور تم سلام نہیں دے سکتے یہ صرف مسلمانوں کا شعار ہے تمہیں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر مذکورہ قادیانی سیخ پا ہوا اور اسلام اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور یہاں تک کہہ گیا کہ اصل مسلمان تو ہم ہی ہیں۔ تم تو مرتد ہو اور تمہارا اسلام زانی و شرابی ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس بات کی اطلاع جب بازار میں پہنچی تو بہت بڑی تعداد میں لوگ اکٹھا ہو گئے اور جلوس کی شکل میں سٹی تھانہ پہنچا اور ایف آئی آر درج کرائی اور رانا کرامت اللہ کو گرفتار کر لیا گیا ایک ماہ کے لگ بھگ جیل میں رہا اور پھر پشاور ہائی کورٹ سے بمشکل ضمانت کرائی۔ پھر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جناب نیکو بار خان صاحب کی عدالت میں کیس تقریباً آٹھ نو ماہ چلتا رہا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شیر افضل خان ایڈووکیٹ، غلام مصطفےٰ خان ایڈووکیٹ، سید ظہور احمد شاہ ایڈووکیٹ، سید سجاد حسین شاہ ایڈووکیٹ، حبیب الرحمن تنولی ایڈووکیٹ، لالہ اقبال خان ایڈووکیٹ، تاج محمد خان ایڈووکیٹ اور بعض دیگر وکلاء نے اس کیس کی تیاری میں تعاون کیا اور بغیر معاوضہ اور

باقی ص ۱۵ پر

نیکی کی توفیق انعام الٰہی ہے

تحریر: ابوہریرہ کراچی

کسی شخص سے کوئی نیک کام ہوجائے تو اس پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اسے خدا کا شکر بجا لانا چاہیے، کیونکہ نیکی کی توفیق ملنا درحقیقت الٰہی انعام ہے جو کسی درجہ میں نیک فال تو ضرور ہے مگر اس کو بزرگی اور افضلیت کی سند نہیں کہا جاسکتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی بقا اور حفاظت خود اپنے ذمہ لے لی ہے لہٰذا اس کو باقی رکھنا ہے اور ہر حال میں اس کو باقی رکھنا ہے اور اس کے لیے بعض اوقات کسی فاجر کو بھی اس خدمت پر مامور فرما دیتے ہیں جو دین اسلام کی تائید اور نصرت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے اس سلسلہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: ان اللّٰہ لیؤید الدین بالرجل الفاجر (طبرانی، دارمی بحوالہ جامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۲۶ حدیث ۱۸۰۹)

یعنی بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گناہ گار کے ذریعہ بھی دین کے بقاء اور تحفظ کی خدمت لے لیتے ہیں۔

چنانچہ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوگا کہ کتنے ایسے مسلمان تھے جو روزمرہ زندگی میں ان کی شہرت کوئی قابل قدر نہ تھی۔ مگر وہ اسلام اور اسلامی شعائر کے مٹانے کی ناپاک جسارت کرنے والوں کے سامنے خم ٹھونک کر میدان میں نکل آئے اور جان دے دی مگر بحیثیت مسلمان ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی اس کو نبھا کر چھوڑا۔ کچھ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو دیکھ لیجئے جو محض ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے صرف اس عنوان سے چلائی گئی تھی۔ کہ قادیانیوں[لعہ] کی دریدہ دھنیوں کو روکا جائے۔ اور ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کی گئی ان کی گستاخیاں کسی غیرت مند مسلمان سے برداشت نہیں ہوسکتیں مزید یہ کہ چوہدری ظفراللہ قادیانی[لعہ] کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے ہٹایا جائے کیونکہ وہ اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعہ قادیانی مفادات کو ملکی مفادات پر ترجیح دیتا ہے جس کی وجہ سے قادیانی[لعہ] سیاسی طور پر اپنے آپ کو اس قدر مضبوط محسوس کرتے ہیں کہ مرزا بشیرالدین[لعہ] نے یہ اعلان کردیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کو قادیانستان میں تبدیل کرنے میں کسی طور پر ہمیں غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔

ان اسباب وعوامل اور محرکات کے پیش نظر چلنے والی اس تحریک میں عوام نے جس والہانہ انداز میں جانوں کے نذرانے پیش کیے وہ یقیناً تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے۔ جن لوگوں نے یہ مناظر دیکھے ہیں صحیح معنٰی میں اس کا اندازہ بھی وہی لگا سکتے ہیں۔ ختم نبوت دین کا ایک اہم ترین اور بنیادی عقیدہ ہے جس کے لیے اس قدر عظیم قربانی دینا، میں سمجھتا ہوں اس کی عظمت کے تحت کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے تحفظ اور بقاء کے لیے اس کے ایک ایک جز کی حفاظت کے لیے کسی نہ کسی کو اس انداز سے

دیا ہے کہ وہ اس کو اپنی ضروریات زندگی سے زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ ہمارے سامنے اسکی بے شمار مثالیں موجود ہیں جیسا کہ ہمارے ایک دوست جو محض کاروباری ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان اس خدمت پر مامور فرما رکھا ہے کہ داڑھی ایک اسلامی شعائر ہے اس سے ہر مسلمان کو مزین ہونا چاہیے اور اس پر وہ ہزاروں روپے خرچ کر چکے ہوں گے۔ مگر روز افزوں کی ان کی دھن بڑھتی جارہی ہے۔ میری چونکہ ان سے پرانی دوستی ہے اور میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ کسی دور میں ناکارہ ان کا پڑوسی تھا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انکے نزدیک اس سے اہم کوئی مسئلہ ہی نہیں ان کی دھن کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے کئی ایک مرتبہ مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو بھی اس کی دعوت دینی چاہیے وہ بھی اس مقدس اسلامی شعائر سے محروم نہ رہیں۔ پھر جب وہ نظام اسلام کے سلسلہ میں کوشاں ہیں تو بحیثیت صدر پاکستان ان کے لیے یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ باشرع ہوں۔ اس سلسلہ میں اپنی کامیابی کو وہ اس انداز سے بیان کرتے تھے کہ مجھے امید ہے اور محسوس بھی ہوتا ہے کہ جناب صدر بہت جلد قوم کو اس خوشخبری سے نوازیں گے۔ تو کیوں نہ ہم پہلے سے ان کو دعوت دے دیں۔ تاکہ سارا ثواب ہمارے نام لکھا جائے۔ اس پر وہ مزید تشریح کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جب مرغی انڈہ دینے کو تیار ہے تو کیوں نہ ہمارے ہی گھر دے چنانچہ اس مقصد کی خاطر انہوں نے حضرت مفتی اعظم پاکستان جناب مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے استدعا کی کہ آپ کی قیادت میں ایک وفد صرف اسی غرض سے اسلام آباد جانا چاہیے۔ جس کے تمام اخراجات میں برداشت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ اور ان کی کرامت کہ ان تمام حضرات کے نام "مشائخ کانفرنس میں شرکت لیے دعوت نامہ آگیا۔ موصوف نے اس میں اپنی کامیابی سمجھی اور اپنے ایک رفیق کے ہمراہ ان اکابر کی معیت اختیار کی اور بالآخر مفتی اعظم پاکستان نے ان کی ترجمانی کرتے ہوئے جناب صدر سے ملاقات کے دوران کہا۔

"اس وقت بہت سارے کام جو کہ مسلمانوں کے شعار اور علامت تھے متروک ہو چکے ہیں اور ان کے احیاء کی سخت ضرورت ہے اس میں سرفہرست داڑھی بھی ہے جہاں صدر محترم نے دیگر بہت سے نیک اعمال کا آغاز کر کے ان کو زندہ کیا۔ اگر اس سنت کو بھی زندہ کردیں تو ان کے عمل کی بنا پر ان شاء اللہ یہ چھوٹی ہوئی سنت دوبارہ زندہ ہو جائے گی جس کا تمام تر ثواب صدر محترم کو ملے گا۔"

حضرت مفتی صاحب کا انداز بیاں اس قدر دلکش بھرا ہوا اور پر اعتماد تھا کہ جناب صدر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے لیکن ہمارے کرم دوست کی لگن، دھن اور بے قراری کا اندازہ لگائیے کہ اس تفصیلی بات چیت کے باوجود بھی ان سے نہ رہا گیا اور بالآخر درمیان میں بول اٹھے "جنرل صاحب اصل بات یہ ہے کہ ریفرنڈم کے سلسلہ میں علمائے کرام نے عوام سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ آپ کو ووٹ دے کر کامیاب کرائیں لہذا اب عوام جو ہے ——— ابھی ان کا جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ صدر صاحب نے نہایت خوشگوار لہجہ میں برجستہ کہا کہ "کیا عوام داڑھی رکھوانا چاہتی ہے؟" اس پر انہوں نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم تو دس بیس علماء کے وفد کی شکل میں صرف اس لیے آنا چاہتے تھے کہ آپ سے اس کی درخواست کی جائے کہ آنجناب اس مقدس اسلامی شعائر سے محروم نہ رہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی کہ یہ موقع میسر آگیا ——— اس پر انہوں نے وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کی خیرخواہی پر میں بہت ہی شکر گذار ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری کوتاہی ہے جو کسی طور بھی نہیں ہونی چاہیے آپ حضرات میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق بخشیں۔ آمین۔

ان تمام تفصیلات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے اس اسلامی شعار کے لیے ہمارے اس دوست کو قدرتی طور پر متعین کر دیا ہے بعینہٖ اسی طرح پورے دین کی بقاء کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مختلف افراد کی ڈیوٹیاں لگا رکھی ہیں۔ لہذا ہر ایک کو فرائض منصبی کی ادائیگی میں بیں کوتاہی کیے بغیر اس بات کا خیال رہنا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے جو اس نے مجھ سے دین کا کام لے لیا ہے ورنہ یہی کام وہ کسی اور سے بھی کرا سکتے تھے۔

آخری قسط

حضرت مولانا شاہ سلیمان لاجپوری سورتی رح

مولانا منظور احمد الحسینی

وصیت نامہ

جو آپ نے مورخہ ۱۰ر شوال ۱۳۳۳ھ بروز پنجشنبہ کو اپنے فرزندوں کے لیے تحریر فرمایا تھا۔ چونکہ وہ وصیت نامہ فرزندوں کے علاوہ سب کے لیے نصیحت نامہ تھا۔ لہٰذا وہ بھی اسی سوانح کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام حمد و ثنا اُس خدائے تعالیٰ کے لائق اور سزاوار ہے کہ ہمیشہ اُس کی ذات پاک قائم و دائم ہے۔

اور لاکھوں درود و سلام ہر گھڑی ہر ساعت اُس کے رسول مقبول جن کا نام پاک سیدنا احمد و محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے خداوند کریم بیحد و حساب — آپ کی جناب میں ہدیہ پہنچا دے اور آپ کے آل اور اصحاب اور تمام نیک لوگوں پر نازل فرماوے۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہ یہ بندہ گنہگار شرمسار امیدوار فضل و کرم پروردگار و راجی سلامتی ایمان و خاتمہ بالخیر بس از توبہ و استغفار ناچیز مسکین خادم صوفیاں ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن حافظ احمد دیوان حنفی نقشبندی شاذلی قادری چشتی سہروردی ساکن لاجپور علاقہ چیخین ضلع سورت غفر اللہ لنا ولوالدینا ولمشائخنا ولا ھلنا ولا ولادنا ولاحبابنا واصحابنا وسائر المسلمین ط

امابعد یہ نوشتہ کرتا ہوں کہ میری عمر اکانوے سال ہوئی ہے۔ اور ہر ایک کو مرنا برحق ہے۔ جس سے میں یہ چند الفاظ بطور نصیحت کے لکھتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے انشاءاللہ۔ اللہ جل شانہٗ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہوں گے۔

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس بندۂ ناچیز پر اس کا بے حد و بے حساب فضل و احسان ہے کہ یہ عمر عزت دارین سے گذاری۔ اور اُس کا انعام و احسان عموماً تمام مخلوق پر اور خصوصاً اس احقر العباد پر ہر ساعت ہر لحظہ میں بے حد و بے شمار ہے۔ تو اب اُس خداوند جل سبحانہٗ کے لائق کون شکر ادا کر سکتا ہے کہ اس فقیر نے محض اُس کے فضل و کرم سے تمام عمر نہایت خیر و عافیت سے گذاری۔ اور اس نالائق ناقابل کو اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے دینی نعمت سے بھی معمور و مالا مال فرما کر سرخرو فرمایا۔ اور محض اُسی کے فضل سے اس فقیر نے کسی مخلوق سے طمع نہیں رکھی۔ اطراف و اکناف تمام اہل بستی سے اس فقیر کی محض فقط محبت و اخلاص ہے اسی طرح تم بھی دینداری و پرہیزگاری و صلاحیت و تقویٰ سے آراستہ رہنا۔ اور جو امور خلاف شرع اور باعث ناراضگی خدا اور رسول ہوں ان سے ہمیشہ اجتناب رکھنا اور دور رہنا۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط

یعنی سچ ہے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ سے تقویٰ اختیار کریگا

خداوند کریم اُس کے ہر ایک کام کی تکمیل کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے بڑی عطا فرماویگا۔ کہ اُس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو اور قولہ الحق۔ اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ یعنی سچی عزت اللہ سبحانہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مومنوں کو ہے۔

آداب اور خوش اخلاق سے رہنے میں دارین کی بہت خوبی وبہتری ہے۔

ہمیشہ چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کی عزت کرنا۔ اور سب سے محبت دلی و ہمدردی سے پیش آنا۔ یہ سب سے بڑی دولت ہے۔ علم کے برابر کوئی کسب دہنر نہیں۔ عمر گرامی انمول و بے قیمت جوہر ہے۔ اس کو حقیر وناچیز دنیا کے دنی کے عوض زوخت گرداننا باعث خسارت دارین ہے۔ ہر ایک کام کو صرف اخلاص کے ساتھ محض خدائے تعالیٰ پر نظر رکھ کر کرنا چاہیے۔

مخلوق کی تابعداری میں اپنے خالق کو ناراض نہ کرنا چاہیے کبھی امامت و قضات کی ملازمت کی طمع نہ رکھنا۔ اور ہمیشہ اہل اصلاح اور نیک لوگوں کی مصاحبت و مجالست رکھنا۔

زمانہ زیادہ تر فسق و فجور کا ہے اور کبھی کسی کی ایسی ضمانت داری سر پر نہ لینا کہ جس میں عدالت و سرکار میں جانا پڑے ایسے امور سے ہمیشہ مجتنب رہنا۔ فقیر فقراء و علماء و صلحاء کے ساتھ تواضع سے پیش آنا باعث ثواب دارین ہے۔ ہمیشہ پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنا۔ پنج بنائے اسلام اصل سرمایہ ہے اس میں توحید سب کی اصل و راس المال ہے۔ باقی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ کی ادائیگی میں کبھی قصور وکوتاہی نہ کرنا۔ اور تمام گناہ کبائر مثل زنا وچوری وغیرہ کے ہرگز ہرگز نہ کرنا کہ اس میں نیکی برباد و گناہ لازم ہے۔

اسی طرح حقوق الناس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ اور چونکہ قلب نور خداوندی کے نزول کا محل ہے اس لیے اس کو برے خطرات و مذموم خیالات سے خراب نہ کرنا چاہیے۔ لہٰذا پانچ امور سے ہمیشہ مجتنب رہنا چاہیے کہ اس سے دل خراب ہوتا ہے۔ کبر و غرور ہرگز نہ کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ کبریائی اسی کے سزاوار ہے۔ اور کینہ و بغض اور حسد سے اجتناب رکھنا اور یہ دس امور ہمیشہ خیال رکھ کے کرتے رہنا۔ صبر و تقویٰ و حلم و شکر و وفا اس واسطے کہ خداوند کریم کا اپنے بندوں پر ہر آن بے حد و بے شمار فضل و احسان ہے۔

اور ہمیشہ وفاداری پیشہ اختیار کرنا۔ اور اُسی کی عبادت وطاعت میں دارین کی بہتری ہے۔ نرمی اور تواضع سے رہنا اور اپنے اخلاق و عادات کو ہمیشہ درست کیا کرنا۔ قرآن مجید کو اپنے اعمال کا آئینہ بنانا خصوصاً ان دو رکوع کو اپنے افعال کا موازنہ کرنا طریق فلاح و نجات ہے۔

ایک قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور دوسرا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ کا رکوع ہے دونوں رکوع کو ہر روز پڑھ کر اس پر عمل کرنا چاہیے

اور نفس و شیطان دونوں انسان کے دشمن ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے پاس اس سے پناہ مانگنی چاہیے اور اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی دولت ہے۔ اور سارا قرآن مجید آپ کا خلق عظیم ہے اس کی تحصیل میں سعی کرنی چاہیے۔ سچا یقین اس بات پر رکھنا چاہیے۔ کہ وہ یعنی خدائے تعالیٰ ہر آن اپنی مخلوقات کی حرکات و سکنات کا حاضر و ناظر ہے اور اس کے پاس جب جانے کا پورا یقین ہے تو اب اُس سے حیا و شرم کرنی چاہیے۔ اور ادب سب سے بڑی دولت ہے خدائے تعالیٰ کا ادب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب اور انبیاء علیہم السلام کا ادب اور آپ کے آل و اصحاب کے آداب اور اولیاء اللہ کے آداب اور علماء وصلحا کے آداب اور اپنے پیر و مرشد اور استاذ کے آداب اور اپنے والدین کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ اور ہمیشہ سخاوت کی عادت رکھنی چاہیے۔ اور بخل سے خدا کی پناہ

سب سے بڑا کام یہ ہے کہ سب سے اپنے کو برا سمجھے۔ حتی الوسع کسی کا دل ناخوش نہ کرنا چاہیے اور میرے بعد خلاف شرع رسوات نہ کی جاویں۔ بکا و زاری نہ کی جاوے اور با صلاح و تقویٰ امام کے ساتھ صلوٰۃ جنازہ ادا کی جاوے۔ آہ کاش کہ مدینۃ الرسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں وفات ہوتی۔ ایسی آرزو رہی۔

مگر امر الٰہی سے اگر یہاں قضا ہو جاوے۔ تو قریب مسجد کے دفن کیا جاوے۔ جہاں ہمیشہ اذان کی آواز آتی ہے خیر عمل کے لیے قرآن شریف و حدیث شریف بس ہے

باقی صفحہ پر

کاروانِ ختم نبوت

مجلس کی ذیلی شاخوں کے انتخابات

قادیانیوں کی مجلس مشاورت پر پابندی لگانے کا مطالبہ

آج کل مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ہدایت پر ذیلی شاخوں کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ملک بھر کے مختلف مقامات سے رپورٹ موصول ہو رہی ہیں۔ ہم انہیں مختصراً شائع کر رہے ہیں۔

کندیاں ضلع میانوالی

امیر : قاری محمد رمضان
ناظم اعلیٰ : صوفی عالمگیر انور
ناظم نشریات : حافظ محمد شفیع
خزانچی : حاجی محمد صدیق
نمائندہ برائے مجلس عمومی : مولانا نذیر احمد

دریا خان ضلع بھکر

امیر : جناب مولانا محمد قاسم
ناظم اعلیٰ : جناب مولانا غلام رسول
ناظم نشریات : محمد ابوبکر
خزانچی : مولانا محمد عطاء اللہ، نمائندہ مجلس عمومی برائے مرکز : مولانا محمد قاسم مولانا غلام رسول

نواں جنڈانوالہ ضلع بھکر

امیر : جناب مولانا محمد اسحٰق
ناظم اعلیٰ : جناب حافظ عبدالستار
ناظم نشریات : جناب حافظ محمد الیاس
خزانچی : جناب رانا محمد یوسف
نمائندہ مجلس عمومی برائے مرکز : حافظ عبدالستار، حافظ محمد الیاس

کلورکوٹ

امیر : جناب حافظ محمد زکریا
ناظم اعلیٰ : جناب حافظ محمد جمیل
ناظم نشریات : جناب رانا خلیل احمد
خزانچی : جناب حافظ نیک محمد
نمائندہ عمومی برائے مرکز : جناب حافظ محمد زکریا

اٹک

امیر : مفسر قرآن علامہ قاضی محمد زاہد الحسینی دامت برکاتہم
نائب امیر اول : جناب مولانا حافظ محمد صدیق
" " دوم : " مولانا حافظ محمد یعقوب
ناظم اعلیٰ : جناب شیخ عابد حسین صدیقی
ناظم نشریات : جناب محمد پرویز اختر
خازن : " ملک محمد صادق
سالار اعلیٰ : جناب مرزا عبدالعزیز صاحب

واہ کینٹ

سرپرست : جناب مولانا عبدالقیوم
امیر : جناب رشید احمد قمر

نائب امیر اول : جناب مشتاق احمد قریشی
" دوم : جناب محمد اقبال رفیقی
ناظم اعلیٰ : جناب محمد شعیب
ناظم اول : جناب خالد محمود
" دوم : خالد محمود ہاشمی
ناظم نشریات اول : عزیز الرحمٰن
" دوم : جناب محمد الطاف
خازن : جناب محمد اکرم

جب کہ واہ کینٹ کے مجلس شوریٰ کے اراکین کی تعداد ۹ اور ممبران کی تعداد ۱۸۰ ہے ۔

سرگودھا شہر

امیر : حضرت مولانا قاری شہاب الدین خلیفہ مجاز حضرت بھلوی رح
نائب امیر : جناب مولانا محمد اقبال عثمانی
ناظم اعلیٰ : جناب حافظ محمد اکرم طوفانی
نائب ناظم : ملک عبدالستار بی ۔ اے
ناظم تبلیغ : جناب مولانا سید منیر احمد شاہ صاحب
نشریات : جناب محمد اکرم عابد
خازن : جناب چوہدری محمد اسلم

اور ۱۷ احباب پر مشتمل مجلس شوریٰ سرگودھا قائم کی گئی ۔ مزید ۵ کا چناؤ ابھی باقی ہے ۔ جب کہ نمائندہ برائے مجلس عمومی مرکز مولانا محمد صادق اور شیخ اعجاز احمد اور قانونی مشیر برائے تحفظ ختم نبوت جناب جہانگیر سرور ایڈوکیٹ کو چنا گیا

ربوہ

قاری شبیر احمد عثمانی (امام محمدیہ مسجد مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ) اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ

خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ مارچ کو ۴ روزہ ، ضلع میانوالی اور ضلع بھکر کا تبلیغی دورہ کیا ۔ آپ نے مختلف شہروں کی مختلف مساجد میں ختم نبوت اور تردید قادیانیت پر مفصل خطاب کیا ۔ دوران اثناء آپ نے کندیاں ، جنڈانوالہ ، دریاخان اور کلورکوٹ کی تعمیر سازی اور مقامی انتخابات کی مجالس میں بھی شرکت کی ۔

قاری شبیر احمد عثمانی نے مسٹر حنیف رامے ، اعتزاز حسن اور دیگر قادیانی نواز لیڈروں کے قادیانی نواز بیانات پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف حکومت امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دے ۔

ربوہ، چنیوٹ اور فیصل آباد کے علماء کے وفد کی

کمشنر فیصل آباد سے ملاقات

اس مرتبہ قادیانیوں نے ربوہ میں حکومت کی اجازت سے ۲۳ مارچ کے موقع پر اپنی عبادت گاہ "مبارک" میں "یوم مسیح موعود" منایا ۔ اور حکومت کی اجازت سے باقاعدہ طور پر لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا ۔ جناب قاری شبیر احمد عثمانی اور مولانا اللہ یار ارشد نے ڈی ایس پی چنیوٹ سے ملاقات کر کے اپنی تشویش سے آگاہ کیا کہ یہ سب کچھ آرڈیننس کے خلاف ہو رہا ہے ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ آپ اوپر بات کریں ہم بے بس ہیں ۔ دوسرے روز کمشنر صاحب فیصل آباد سے مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے امیر مولانا محمد اشرف ہمدانی کی سربراہی میں علماء کے ایک وفد نے ملاقات کی اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا نیز ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ مارچ کو قادیانیوں کی "مجلس مشاورت" پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا نیز ان کو بتلایا گیا کہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کی اجازت تو کسی صورت میں نہیں دینی چاہیے ۔

احتجاج

آج مورخہ ۲۵ مارچ ۸۵ء دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک اجلاس ہوا ۔ جس میں ربوہ میں قادیانیوں کا "یوم مسیح موعود" "مجلس مشاورت" اور "یوم مسیح موعود" کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے پر شدید احتجاج کیا گیا مجلس کراچی کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرحمان یعقوب باوا نے کہا کہ حکومت کے کارندے قادیانی اجلاسوں اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دیکر خود ہی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں

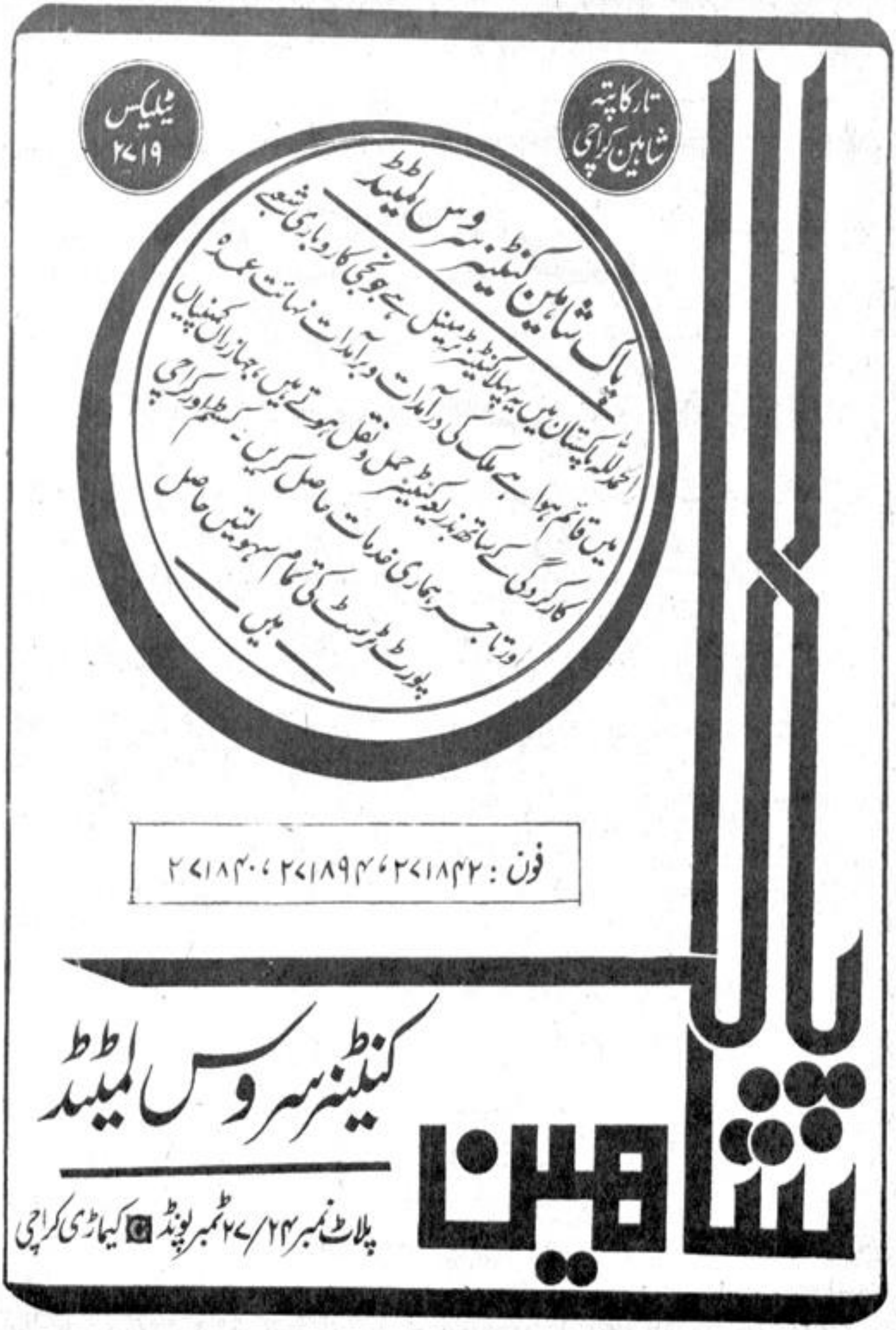
تار کا پتہ
شاہین کراچی
ٹیلیکس
۲۷۱۹
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
الحمدللہ پاکستان میں پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں
فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰
پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت شریف

حسنِ یقین و مطلعِ ایمان حضورؐ ہیں
سیرت ہے جن کی معنیٔ قرآن حضورؐ ہیں

تاریکیوں میں مہرِ درخشاں حضورؐ ہیں
قندیلِ نور، رحمتِ یزداں حضورؐ ہیں

سب کو ہے آپؐ ہی کی شفاعت کا آسرا
روزِ جزا نجات کا عنواں، حضورؐ ہیں

وابستہ کرم ہے دو عالم کی آبرو
ناموسِ زندگی کے نگہباں حضورؐ ہیں

انسانیت کو مل گئی معراج آپؐ سے
وجہِ فروغِ عظمتِ انساں حضورؐ ہیں

ہے ان کے ابرِ لطف سے ہر ذرّہ فیضیاب
جن کا ہے کائنات پہ احساں حضورؐ ہیں

ان کا جمال گلشنِ ہستی کا رنگ و نور
آئینہ دارِ حسنِ بہاراں حضورؐ ہیں

حافظؔ سے کیا ہو مدحتِ محبوبِ کبریا
دونوں جہاں ہیں جن کے ثنا خواں حضورؐ ہیں

حافظؔ لدھیانوی